ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۷) مطبوعہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد ۲۴

ایڈیٹوریل نوٹس

آجکل امریکن پریسبٹیرین کلیسیا کے سالانہ جلسوں کی خوب دھوم دھام ہے۔ ۱۴۔ نومبر ۱۸۹۶ء سے لاہور پریسبٹیری کا اجلاس خاص لاہور میں شروع ہوا اور مشن کے جلسہ کا انعقاد بھی اسی ماہ کی ۱۷ تاریخ میں ہوا ہے۔ اس کے مفصل حالات سے آیندہ ہفتہ تک ناظرین کو انتظار کرنا چاہئے ✣

عالم گیر قحط سالی کے ہاتھوں خلق خدا کا ناک میں دم آرہا ہے۔ چاروں طرف سے "ہائے بھوکھ" "ہائے بھوکھ" کی دلخراش صدائیں کانوں میں آرہی ہیں۔ ہر کہ ومہ کی زبان پر شیخ سعدی کا یہہ شعر چڑھا ہوا ہے ؎ نہ باران ہمے آیداز آسمان ✣ نہ بر میرود دود فریاد خواں ✣ لیکن حقیقت میں غور سے دیکھیں تو یہہ خفتگان خواب غفلت کیلئے ایک تازیانہ ہے وہ جو نفس پرستی اور مذہبی لاپروائی کے دلدادہ ہیں اُن کے لئے ایک عبرت بخش تنبیہہ ہے تاکہ وہ جاگیں اور خدا کو ڈھونڈیں اور اُس کی طرف رجوع لاویں پس اے عزیزو ہم سب کو چاہیے کہ گذشتہ راصلوٰۃ اور آیندہ را احتیاط کے مقولے پر عمل کر کے خدا کی رضاجوئی کے لیے کمر ہمت چست باندھیں اور اس نازک وقت میں گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی چاہیں تاکہ اس ہولناک بلا کے پنجہ عذاب سے نجات پاویں ✣

"ہنسوا لگاؤ کیونکہ کھیت پک گیا" یوایل کی کتاب ۳: ۱۳ ✣ انسان کے اخلاق کی نسبت مندرجہ عنوان آیت میں تین قسم کے بیانات پائے جاتے ہیں ✣

(۱) یہہ کہ وہ بڑھتا ہے۔ جیسے کہ فصل اُگے ہوئے بیج سے شروع ہوتی ہے اسیطرح انسانی چالچلن بھی بُرا ہو یا اچھا ایک بڑھنے والی خاصیت رکھتا ہے۔ ہمارے خیالات بڑھتے ہیں۔ ہمارے جذبات بڑھتے ہیں اصول بڑھتے ہیں اور اسی طرح عادتیں بھی بڑھتی ہیں۔ چالچلن ایک غیر متحرک چٹان کیطرح نہیں جو سالہاسال ایک ہی جگہہ پر قایم رہے بلکہ ایک درخت کی مانند ہے جو ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے ٹھیک ویسا ہی انسان بھی اپنے نیک یا بُرے خیالات میں بڑھتا ہے ✣

(۲) چالچلن نشوونما کے منازل طے کر کے ایک غایت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے جس طرح کہ فصل بڑھتے بڑھتے آخر کار پک جاتی ہے۔ گیہوں۔ جو۔ دونوں برابر پکتے ہیں اسیطرح کیرکٹر بھی اچھا ہو یا بُرا پک جاتا ہے یعنے طبایع میں راسخ ہوتے ہوتے طبیعت ثانی بن جاتا ہے ✣

(۳) کیرکٹر کے لئے جزا اور سزا مقرر ہے۔ ہنسوا لگاؤ الخ جو کچھ آدمی بوتا ہے وہی کاٹتا ہے وہ جو نفس امارہ کے لئے بوتا ہے سو جسم کے بُرے نتیجے کاٹیگا اور جو روح کے لئے بوتا ہے سو ہمیشہ کی زندگی کو کاٹیگا ہنسوے کا وقت سب کے لئے قریب آرہا ہے عزیزو بیدار ہو جاؤ اور دیکھو کہ تم کس راستے پر چل رہے ہو اور اُس کا انجام کیا ہے مسیح کہتا ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں" ✣

دو تین ہفتے گذرے کہ نور افشاں میں مسیحی انجمن کے متعلق ایک سوشیل جلسہ کرنے کی تحریک درج تھی اور اس امر اہم پر ایک عام رائے طلب کی گئی تھی ہمارے خیال میں تحریر اور رائوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو عمل سے نکلسکتا ہے کیا اچھا ہو اگر دو تین باہمت بزرگ اپنی کمر ہمت کو چست باندھکر اُس کی عملی صورت میں لانے کا بیڑا اُٹھاویں ایک پروگرام تیار کریں اور ایک فہرست چندہ کھولدیں تو یقین ہے کہ کام چل نکلے گا۔ اس میں مطلق شبہہ نہیں ہے کہ ایسے جلسہ کی ایک عام ضرورت محسوس ہو رہی ہے ✣

نور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ بولنگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب ✤ پادری ایچ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم۔ ایل۔ رُلیا رام صاحب بی۔ اے ✤ پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے
پادری۔ پی۔ سی۔ اوپل صاحب
اسسٹنٹ ایڈیٹرز

عُہدۂ پاسبانی

دیباچہ

قدیم زمانہ میں یہہ دستور تھا کہ ہر خاندان کا سرگروہ یا خاوند اُس گھرانے کا معلّم و پاسبان ہوتا تھا عبادت کے رسوم جیسے قربانی وغیرہ وہی ادا کرتا تھا۔ اور اسطور سے ہر ایک خاندان اپنے لئے دین کا خادم رکھتا تھا (پیدایش ۸: ۲۰ اور ۱۸: ۱۹) یہہ قدیم دستور اچھا تھا اور چاہئے کہ اب بھی خاندانوں میں قایم رہے۔ رسولوں کے زمانہ میں ایسی خانگی جماعتیں ہوا کرتی تھیں ✤

مگر جب خدا تعالٰی نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ملک کنعان میں بسایا تو موسیٰ کی معرفت قومیت کے لحاظ سے اُن کو ملکی قوانین دئے اور کلیسیائی لحاظ سے دینی احکام فرمائے۔ اور دینی تعلیم کے لئے اُس زمانہ کے حسب حال انتظام کیا گیا تھا یعنے لاوی کا فرقہ کہانت کے لئے مخصوص کیا گیا تاکہ لوگوں کے لئے دینی رسومات ادا کیا کرے اور خداوند کی شریعت سکھلایا کرے۔ اس فرقہ کو کوئی قطعہ زمین کا نہیں دیا گیا تھا تاکہ دنیوی کام دھندے اور فکر سے فارغ رہے اور اُس کے بدلے اُن کی پرورش کے واسطے حاصلات کا دسواں حصہ مقرر کیا گیا تھا۔ آج کل مسیحی کلیسیا میں لوگ تنخواہیں پاتے اور غالباً کمی ایمان یا عدم لیاقت کے باعث خادم دین زمین خریدتے اور تجارت کرتے ہیں۔ لاویوں کے لئے اڑتالیس شہر بود و باش کے لئے مقرر کئے گئے اور یہہ شہر کُل ملک پر اس طور سے تقسیم کئے گئے تھے تاکہ لاوی ملک کے ہر حصہ میں لوگوں میں آمد و رفت رکھ سکیں اور سہولت کے ساتھ اپنے دینی فرایض لوگوں کے درمیان ادا کر سکیں۔ دیکھو گنتی ۳۵: ۲۔ ۷۔ ۸ لاویوں کے فرائیض کی بابت دیکھو استثنا ۳۳: ۱۰۔ ۱۱۔ اگرچہ لاوی کا کُل گھرانا بیت المقدس کی خدمت کے لئے مقرر ہوا لیکن کہانت کا کام اُس فرقے کے صرف ایک خاندان یعنے ہارون کے خاندان کے سپرد ہوا تھا۔ خدمات قربانی وغیرہ ادا کرنے کے علاوہ اُن کا کام سوالوں کا جواب دینا اور فیصلے سنانا تھا۔ اس کے لئے احبار باب ۱۳ اور ۱۴ میں مفصل ہدایتیں فرمائی گئیں تھیں۔ باقی لاوی بیت المقدس کی خدمات میں کاہنوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو تعلیم بھی دیتے تھے۔ اور چونکہ اُن کی پرورش دہیکیوں کے ذریعہ ہوئی تھی وہ پابند تھے کہ اپنے آپ کو بالکل اور فقط دینی خدمات میں مصروف رکھیں ✤

دوران زمانہ میں ایسا ہوا کہ لاوی والا انتظام لوگوں کے لئے کفایت نہ کرتا تھا۔ اور یہہ زیادہ تر اُن کی غفلت اور بے ایمانی کے سبب سے تھا۔ نئی صحبتوں اور نئے خیالات اور دولت کی فراوانی نے بہت تبدیلیاں پیدا کر دیں اور اس لئے اُسی قدر اور اُسی قسم کی تعلیم لوگوں کے لئے مکتفی نہ رہی۔ اور اسباب مذکورہ کے باعث انسان کا دل خداوند کی شریعت کے قابو میں نہ رہتا تھا۔ ایسی جہالت اور بے پروائی کو دیکھکر یہوسفت بادشاہ نے یہودا کے شہروں میں لاوی اور کاہن بھیجے کہ شریعت کی باتیں لوگوں کو سکھلا دیں اس کا احوال ۲ تواریخ ۱۷: ۷۔ ۱۰ میں مندرج ہے۔ اُسی وقت سے جگہہ بجگہہ عبادتخانوں کا رواج ہونے لگا اور بابل کی اسیری کے بعد سے زیادہ بڑھ گیا۔ یہہ وہی عبادتخانے تھے جن کا انجیل مقدس میں اکثر ذکر آیا ہے۔ یاد رہے کہ جو نام عبادتخانوں کے عہدہ داروں کے تھے قریباً وہی نام اور کام انجیلی کلیسیا میں مسیحی عہدہ داروں کے رکھے گئے۔ یعنے پرسبٹر یا اسقف اور ڈیکن۔ اور مسیح کے رسولوں کی حین حیات میں ایسے عہدہ دار کلیسیا میں جگہہ بجگہہ مقرر کئے گئے تھے۔ اور یہہ رواج کچھہ ردو بدل کے ساتھہ اُس وقت سے کلیسیا جامع میں چلا آتا ہے۔ اور ایسا ہی انتظام کلیسیا میں اس لئے مقرر کیا گیا تھا کہ مسیحی مذہب کے بانی نے نجاتِ انسانی کا کام تمام کرنے کے بعد جب آسمان پر عروج فرمانے کے لئے تیار ہوا تو اپنے رسولوں کو یہہ حکم فرمایا کہ تم تمام دنیا میں جا کے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ اور انجیل کی باتیں اُن کی آنکھوں کے سامنے عمل کر کے دکھا دی تھیں اور اپنے عروج فرمانے کے بعد روح قدس بھیجکر رسولوں سے وہ سب باتیں قلمبند کروائیں تاکہ جب رسول نہ رہیں تو یہہ لکھی ہوئی انجیل لوگوں کے درمیان ایمان اور عمل کے لئے ہدایت نامہ اور قانونِ مستند رہے۔ اور چونکہ رسولوں کی جگہہ ویسے ہی رسول تجویز نہوئے تھے جو ویسی اعلٰی نعمتیں معجزہ کرنے اور انجیل لکھنے کی رکھتے تو روح پاک نے یہہ بندوبست کیا کہ اُس مستند انجیل کی تعلیم دینے کے لئے عام خادم دین کلیسیا میں مقرر ہو سکیں تاکہ تا اختتام زمانہ مسیحی جماعتوں کو کلام اللہ سے خوراک کھلایا کریں اور اُن کو جو انجیل سے بیخبر ہیں خبردار کرتے رہیں۔ اُس وقت سے اب تک یہہ بندوبست جاری ہے اور جاری رہیگا۔ اب چونکہ انجیل کی خدمت کرنا بڑی ذمہ داری کا کام ہے اس لئے ضروری امر ہے کہ بھائیوں کی آگاہی کے لئے چند ضروری باتیں لکھی جاویں تاکہ معلوم ہو کہ کیسے شخص انجیل کی خدمت میں شامل ہونے چاہئیں۔ اور پھر جب اُس میں شامل ہو جاویں تو اُن کے فرایض کیا ہیں۔ اس بارے میں دیکھا جاتا ہے کہ بہت غلط فہمی اور بے پروائی ہے۔ ہمارا مطلب کسی خاص کلیسیا کے انتظام پر بحث کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ فقط انجیلی عہدہ پاسبانی کو واضح کرنے سے ہے۔ اس امر میں ہمنے مناسب سمجھا ہے کہ اس مفید اور ضروری مضمون کو مکالمہ کے طور پر پیش کریں جو ایک پیر مرد اور اس کے طالب کے مابین ہوا تھا۔ اور پیر مرد نے طالب کو خوب آگاہ کر دیا کہ پادری بننا کیا ہے۔ اُستاد و شناسائے احسان

کام نہیں ہے۔ البتہ شرانیک اور مبارک کام ہے +

عہدۂ پاسبانی پر مکالمہ

پہلا روز

پیر مرد۔ میں اکثر سوچا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہم سارے خاکی بندوں کو کیسی عزت بخشی ہے کہ اِس گناہ گار دنیا کی طرف ہم اُس کے فضل اور رحم کے ایلچی قرار دئیے جاویں۔ وہ فرشتوں کو مقرر کر سکتا تھا اور کوئی شک نہیں کہ وہ زبردست وجود محبت کے پروں پر سوار ہو بڑی خوشی سے اِس بڑی نجات کی پیغمبری کرتے لیکن خدا نے ادنیٰ ذریعوں کو استعمال کیا تاکہ اُس کی زیادہ تر قدرت اور عظمت ثابت ہووے۔ اگر فرشتگان کو حکم ہوتا تو ممکن ہے کہ سمجھا جاتا کہ اُن کی طاقت اور لیاقت اور فصاحت اور رُعب کے سبب بنی آدم مان گئے۔ مگر خداوند یہہ عزت و بزرگی اپنے نام کو دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ رسول کہتا ہے کہ "ہم یہہ خزانہ مٹی کے باسنوں میں رکھتے ہیں تاکہ ظاہر ہووے کہ قدرت کی بے نہایت بزرگی ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے" (۲ قرنتیوں ۴: ۷) اگر فرشتے ہی اس کام پر مقرر ہوتے تو بھی گنہگاروں کی بازگشت خدا ہی کی قدرت سے ہوتی مگر ادنیٰ ذریعوں کے استعمال سے وہی قدرت زیادہ تر جلیل اور زبردست معلوم ہوتی ہے +

علاوہ اس کے فرشتوں کے اس کام پر مقرر کئے جانے میں ایک یہہ بات بھی ہوتی کہ وہ عملی طور سے انجیل کی بشارت نہ دے سکتے۔ پیغام ضرور پہنچا دیتے مگر اُس خوشی اور تجربۂ نجات کے ساتھ نہیں جیسا انسان کر سکتا ہے۔ وہ اپنے تجربے سے نہیں جان سکتے تھے اور نہ اس سے حظ اُٹھا سکتے کہ گناہ سے توبہ کرنا کیا ہے۔ اور شریعت کا خوف اور جُرمِ گناہ کا بوجھ اور موت اور عدالت کا ڈر اور بخشش کی خوشی اور شیطان کی آزمائشیں اور خدا کے وعدوں کی شیرینی کیا ہے۔ حالانکہ انسان اِن سب باتوں کو اپنے باطنی اور ظاہری تجربہ سے اَوروں کو آگاہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص اِس طور سے نہیں کر سکتا تو وہ انجیل کا لایق اور صاحبِ تاثیر مبشر نہیں بن سکتا +

طالب۔ جی صاحب۔ آپکی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بے توبہ دل کا آدمی نہ صرف پاک خدمت کے نالایق ہے بلکہ ناممکن ہے کہ وہ اُس کے فرایض ادا کر سکے +

پیر مرد۔ جس طرح اندھے آدمی کے لئے ناممکن ہے کہ قوسِ قزح کے رنگوں کا بیان کرے یا بہرا آدمی موسیقی پر درس دیوے ایسا ہی پاک خدمت کے فرایض ادا کرنا اُس آدمی کے لئے ناممکن ہے جس نے نیا جنم نہیں پایا اور توبہ اور ایمان کے ساتھ نجات کے لئے مسیح کو قبول نہ کیا ہو اور اپنا دل بالکل خدا کو نہ دیدیا ہو۔ ذرہ خیال کرو کہ کوئی آدمی جو دل میں سچائی اور دینداری کا دشمن ہو اور اپنے تئیں مسیح کا پیرو کہے اور لوگوں کی روحوں کو بچانے کی آرزو ظاہر کرے اور مذہب اور بقا کی بابت باتیں کرے کیا ایسا آدمی سچائی سے یہہ خدمت ادا کر سکتا ہے؟ ایسے آدمی کی ایسی باتیں صرف اس غرض سے ہوتی ہیں کہ دنیوی فائدہ بڑھے کیا سورج کے نیچے اس سے زیادہ تر مکروہ اور نفرتی مکاری کوئی اَور بھی ہے؟ +

طالب۔ اگر یہہ حال ہے تو آپ بتلائیے کہ اِس کام کے لئے کیسی لیاقت ہونی چاہئے اور اس کام کو کس نیت اور غرض سے اختیار کرنا چاہئے؟ +

پیر مرد۔ پہلی ضروری خوبی وہی ہے جو میں نے ابھی بیان کی تھی۔ یعنے دینی تجربہ۔ حقیقی سچی دینداری۔ اے پیارے طالب یقین جان کہ کوئی اور چیز اِس کی عوضی نہیں ہو سکتی۔ آدمی خواہ کیسا ہی خوش خلق اور خوش اطوار ہو۔ کیسا ہی پُر مذاق اور علم میں دخل خوب رکھتا ہو اگر بذاتِ خود دینی تجربہ نہیں رکھتا ہے۔ مذہب میں زندہ نہیں ہے تو وہ بالکل پادری ہونے کے لایق نہیں ہے +

دوسری ضروری خوبی یہہ درکار ہے کہ اس میں سیکھنے اور سکھلانے کی لیاقت ہووے۔ کیونکہ اگرچہ دینداری از حد ضروری جوہر ہے اور اگر پادری نہ بھی بنتا ہو تو بھی ہر ایماندار میں ضروری ہے تاہم سکھلانے کی لیاقت پادری میں ایک اور ضروری قوت ہے تاکہ اوروں کو ترقی کے لئے سکھلا سکے۔ اور نیت اور غرض یہہ ہونی چاہئے کہ خدا کا جلال اور انسان کی نجات مدِ نظر ہو +

طالب۔ کیا اگر کسی آدمی کے دل میں یہہ تسلی ہو کہ وہ مسیحی اصولوں کا پابند ہے اور اپنے ہم جنس بھائیوں کی بہتری کا خواہاں ہے اور سمجھتا ہے کہ اُس میں وہ سب لیاقتیں ہیں جو آپنے بیان کی ہیں تو کیا اس سے وہ یہہ جانے کہ وہ پاک خدمت کے لئے خدا کی طرف سے بلایا گیا ہے؟ کیا اس بُلاہٹ کی کچھ اور علامتیں بھی ہیں؟ +

پیر مرد۔ اس یقین کے لئے اِن مذکورہ خوبیوں کے علاوہ انتظامِ الٰہی سے ایسی حالتیں اور اشارے ہوں گے جو یہہ رائے قایم کرنے میں اُس کو بڑی مدد دیں گے۔ اور ہر حال میں وہ اپنے تئیں خوب جانچیگا کہ حقیقت میں اُس کی نیت صاف ہے یا نہیں اور خدا سے ہدایت پانے کے لئے دعا میں لگا رہیگا۔ اور روحوں کو بچانے کی آرزو اور خدا کے جلال کا اظہار کرنا اُس کی دل کی تمنا ہوگی۔ اور یہہ آرزو مسیح کی روح کے ذریعے اُس کے دل میں آ لگیگی اور بڑھیگی۔ اے طالب اس بات کو خوب سمجھنے کے لئے پولوس رسول کے دل کی حالت کو نگاہ رکھ۔ وہ لکھتا ہے کہ "اے بھائیو میرے دل کی خواہش اور خدا سے میری دعا اسرائیل کی بابت یہہ ہے کہ وے نجات پاویں" (روم ۱۰: ۱) "اے میرے بچو جن کے سبب مجھے پھر جننے کا درد ہے جب تک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑے" (گلتیوں ۴: ۱۹) قرنتیوں کو کہتا ہے کہ "میں تمہاری جانوں کے واسطے بہت خوشی سے خرچ کرونگا اور خرچ کیا جاؤنگا اگرچہ میں جتنا تمہیں زیادہ پیار کرتا ہوں اُتنا ہی کمتر پیارا ہوں۔" (۲ قرنتیوں ۱۲: ۱۵) اور فلپیوں کو کہتا ہے کہ "خدا میرا گواہ ہے کہ میں یسوع مسیح کی سی اُلفت رکھکے تم سب کا مشتاق ہوں" (نامہ فلپیوں ۱: ۸) اور مسیح کے نام کے لئے غیرت اُس میں اس قدر تھی کہ اُس نے کہا کہ "تم کیا کرتے ہو کہ روتے اور

مے

ہو؟ کیونکہ میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ یروشلم میں خداوند یسوع کے نام پر مرنے کو بھی تیار ہوں" (اعمال ۲۱: ۱۳) پس جب یہہ آرزو مسیح کی طرف سے کسی کے دل میں ڈالی جاتی ہے تو اُس کی علامت یہی ہے کہ وہ خطروں اور نامیدیوں اور مشکلاتوں سے نہیں ڈرتا بلکہ اُن کے برخلاف جد و جہد کرنے کو دل میں اوبال اُٹھتا ہے کہ کسی طرح وہ اپنی آرزو پوری کرے۔ سو جن کو مسیح خداوند اس کام کے لئے بُلاتا ہے اُن کو ضروری لیاقت بخشتا ہے+

طالب۔ آپکی کلام سنکر میرا دل کانپتا ہے۔ پولوس کی زندگی دیکھکر اس خدمت میں ہاتھ ڈالنے سے دل ڈرتا ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ انجیل کے خادموں میں یہہ آرزو اور یہہ جہد اور یہہ بُلاہٹ درکار ہے۔ اور اس کو صرف ایک صورت روزگار جانتا تھا اور آرام کی زندگی۔ مگر اے اباکیا آپ اس بُلاہٹ کو کسی اور مثال سے بھی زیادہ واضح کر سکتے ہو+

پیر مرد۔ اے طالب خدا تجھ پر رحم کرے میں اس کی زیادہ تفصیل کرتا ہوں۔ بعضے وقت ایسا ہوتا ہے کہ بھائی یا دوست نوجوانی کی حالت میں آپس میں زندگی بسر کرنے کی تدبیروں کا چرچا کیا کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ چند بھائی یہہ صلاحیں کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ میں ڈاکٹر بنونگا۔ دوسرا کہتا ہے وکیل بنونگا۔ تیسرا کہتا ہے سوداگری کرونگا۔ چوتھا کہتا ہے معلم بنونگا۔ اور پانچواں کہتا ہے کہ اگر کوئی اور کام نہ ملا تو کسی بورڈ کی طرف سے مشنری بن جاؤنگا یا کسی جماعت کی دینی خدمت منظور کرلونگا۔ ان سب میں سے پہلے چار کے ارادے درست ہیں مگر پانچویں کی نیت بد ہے کیونکہ اُن میں سے ہر ایک اپنی اپنی آرزو کے مناسب کوشش کریگا۔ اُسی قسم کے علم اور تجربے حاصل کریگا مگر پانچواں بے پروائی سے اور صرف دنیوی روزگار کے واسطے پادری بننے کی خبر دیتا ہے۔ اُسکی آرزو یہہ نہیں۔ البتہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کچھ سوچتا ہے اور خدا کچھ اور کرتا ہے۔ بہتیرے جن کو دینی خدمت کا خیال تک نہیں ہوتا "پر ایسے بدل جاتے ہیں کہ سوائے انجیل کی خدمت کے

اور کوئی کام اُن کو اچھا نہیں لگتا اور اُن کی وہی حالت ہو جاتی ہے جیسے میں نے پہلے بیان کی ہے+

طالب۔ میں یہہ باتیں سُنکر حیران ہوں اور خوش بھی ہوں اور اب مجھے وقت دیجئے کہ میں اس گفتگو پر سوچوں اور کل پھر قدموں پاس حاضر ہونگا+

باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ

افشائے رازِ محمدی

فصل ۴۔ کہ خدا ازلی مومنوں سے خود نیکی کرواتا ہے اور ازلی کافروں سے خود بُرائی کرواتا ہے مظاہر الحق جلد اول صفحہ ۵۵ باب التقدیر کو دیکھو۔

وعن مسلم بن یسار قال سُئل عمر بن الخطاب عن هذه الآية وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الآية قال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يُسأل عنها فقال اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً۔ فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاۤءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ + ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاۤءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ الْجَنَّةَ۔ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ النَّارَ رواه مالك والترمذي وابو داود۔

اور روایت ہے مسلم بن یسار سے کہ کہا سوال کئے گئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس آیت سے اور جب لیا پروردگار تیرے نے بنی آدم سے پیٹھوں اُن کی سے اولاد اُن کی کو آخر آیت تک کہا حضرت عمر نے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کئے جاتے تھے تفسیر اس آیت سے۔ پس فرمایا۔ پس تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو۔ پھر پھیرا پیٹھ ان کی پر دہنا ہاتھ اپنا۔ پس نکالی اُس میں سے اولاد۔ پس فرمایا پیدا کیا میں نے ان کو واسطے بہشت کے۔ اور ساتھ کام کرنے بہشتیوں کے۔ کہ عمل کرتے ہیں+

پھر پھیرا پیٹھ ان کی پر یعنے پیٹھ آدم پر ہاتھ اپنا پس نکالی اُس میں سے اولاد۔ پس فرمایا پیدا کیا میں نے ان کو واسطے دوزخ کے۔ اور ساتھ کام دوزخیوں کے کہ کرتے ہیں۔ پس کہا ایک شخص نے پس کس واسطے ہے عمل کرنا اے رسول اللہ؟ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جس وقت پیدا کرتا ہے بندے کو واسطے جنت کے کام کرواتا ہے اُس سے بہشتیوں کے سے یہاں تک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملوں بہشتیوں کے سے پس داخل کرتا اس کو بسبب اُس کے بہشت میں۔

اور جس وقت کہ پیدا کرتا ہے بندے کو واسطے دوزخ کے کرواتا ہے اس سے کام دوزخیوں کے سے یہاں تک کہ مرتا ہے اوپر عمل کے عملوں دوزخیوں کے سے پس داخل کرتا ہے اُس کو بسبب اس کے دوزخ میں۔ روایت کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نے۔

فصل ۵۔ ہر دو فریق میں سے جو جس کام کے لیے پیدا ہوا ہے اُسی کام میں ختم کیا جائیگا۔ اور اُس کے غیر کا خیال نہ ہوگا۔

مشارق الانوار حدیث ۲۳۰۔ ابوھریرہ ان الرجل یعمل الزمن الطویل بعمل اھل الجنۃ ثم یختم لہ بعمل اھل النار۔ وان الرجل لیعمل الزمن الطویل بعمل اھل النار ثم یختم لہ عملہ بعمل اھل الجنۃ ۔

ترجمہ مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ آدمی ایک مدت دراز تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اُس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اُس کا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے ✦

خدا بدوں کے ساتھ یا ازلی بدکاروں کے ساتھ کیا کرتا ہے اور کیا کیا ؟ ✦

فصل تقدیری بدکاروں کے حلیے کے بیان میں ✦

دیکھو سورہ اعراف ۲۲ رکوع ولقد ذرانا لجہنم کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل ؕ اولئک ھم الغفلون ۔

ترجمہ اور البتہ تحقیق پیدا کئے ہم نے واسطے دوزخ کے بہت جنوں سے اور بہت آدمیوں سے واسطے اُنکے دل کہ نہیں سمجھتے ساتھ اُن کے ۔ اور واسطے اُن کے آنکھیں ہیں کہ نہیں دیکھتے ساتھ اُن کے اور واسطے اُن کے کان ہیں کہ نہیں سنتے ساتھ اُن کے ۔ یہہ لوگ مانند چارپایوں کے ہیں بلکہ وہ زیادہ تر گمراہ ہیں یہہ لوگ وہ ہیں غافل ✦

اس آیت میں جو کچھ لکھا ہے بیان کا محتاج نہیں کہ

۱ خدا نے اِن ازلی بدکاروں کو دل تو دیا لیکن سمجھنے والا نہیں ۔

۲ کہ خدا نے ان تقدیری بدکاروں کو آنکھیں تو دیں پر بینائی سے خالی ✦

۳ کہ خدا نے اُن تقدیری بدکاروں کو کان تو دیئے لیکن قوت سماعت سے خالی ۔

۴ ان کو انسان تو بنایا پر حیوانوں سے بدتر ۔ ان کو غافل کہتے ہیں ✦

علاوہ اس کے خدا نے ان کے دلوں پر اور آنکھوں پر اور کانوں پر مُہر کی تاکہ کبھی بھلائی کی طرف رجوع نہ کرسکیں کیونکہ خدا کی مُہر انسان سے ٹوٹنی مشکل ہے ۔ پس خدا نے ان کو بالکل عاجز پیدا کیا ہے ۔ دیکھو بقر ۔ ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ۔

ترجمہ مُہر کی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور اوپر کانوں اُن کے اور اوپر آنکھوں اُن کی کے پردہ ہے اور واسطے اُن کے عذاب ہے بڑا ✦

نحل ۱۴ رکوع ۔ اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولئک ھم الغفلون ۔

ترجمہ یہہ لوگ وہ ہیں کہ مُہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُن کے کے اور آنکھوں اُن کی کے ۔ اور یہہ لوگ وہی ہیں بے خبر ۔

سورہ روم ۶ رکوع ۔ کذلک یطبع اللہ علی قلوب الذین لا یعلمون ۔

ترجمہ اسی طرح مُہر رکھتا ہے اللہ اوپر دلوں اُن لوگوں کے کہ نہیں جانتے ۔

یہہ مُہر اس لئے لگائی گئی کہ وے قرآن پر ایمان نہیں لاتے تھے ۔ ناظرین وے لوگ کیسے ایمان لاسکتے ہیں خدا نے ان کو بے ایمان پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ باقی بھی چھوڑا تھا ؟ ✦

سورہ مومن ۴ رکوع ۔ کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۔

ترجمہ ۔ اسی طرح مُہر رکھتا ہے اللہ اوپر دل ہر متکبر سرکشی کرنے والے کے ✦

سورہ جاثیہ ۳ رکوع ۔ افرءیت من اتخذ الٰھہ ھوٰہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ ؕ فمن یھدیہ من بعد اللہ ؕ افلا تذکرون ۔

ترجمہ کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا ہے اس نے معبود اپنا خواہش اپنی کو ۔ اور گمراہ کیا اس کو اللہ نے اوپر علم کے اور مُہر رکھی اوپر کانوں اس کے کے اور دل اُس کے کے اور کردیا اوپر بینائی اُسکی کے پردہ پس کون ہدایت کرے گا اس کو پیچھے اللہ کے کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم ؟

سورہ محمد ۲ رکوع ۔ اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبھم واتبعوا اھواءھم ۔

ترجمہ یہی لوگ ہیں کہ مُہر کی ہے اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور پیروی کی اُنہوں نے خواہشوں اپنی کی ۔

سورہ منافقون ۱ رکوع ۔ ذالک بانھم امنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبھم فھم لا یفقھون

ترجمہ یہہ بسبب اس کے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پس مُہر رکھی گئی اوپر دلوں اُن کے کے پس وہ نہیں سمجھتے ✦

یہاں پر غور کرنا چاہیے کہ خدا نے مُہر تینوں زمانوں میں کی ہے ✦

۱ تو تقدیری بدکاروں پر وہ تو ازل سے لگ گئی ✦

۲ جو حال میں اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی کرتے ہیں یا ایمان لاکر پھر جاتے ہیں اُنپر خدا اُسی وقت جبکہ وے لوگ ایمان سے پھر جائیں مُہر کرتا ہے اُن لوگوں پر خدا نے پیشتر مُہر نہیں کی ۔

۳ قیامت کو عدل کے وقت بدکاروں پر پھر مُہر کرے گا تاکہ عدل کے وقت سوال وجواب نہ کریں ✦

دیکھو سورہ یٰسین ۴ رکوع ۴ الیوم نختم علیٰ افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون آج کے دن مہر ماری ہے اوپر مونہوں ان کے کے اور باتیں کرینگے ہمسے ہاتھ اُن کے اور گواہی دیں گے پاؤں ان کے بسبب اُس کے کہ تھے کماتے +

پیارے ناظرین اب انصاف آپکے ہاتھ میں ہو اگر آپ مناسب جانیں تو ہماری ذیل کی باتوں پر بھی نظر انصاف فرمادیں

۱ دیکھئے کہ انسان کا کیا قصور ہو +

۲ دیکھئے کہ خدا عادل کیسے ہوگا +

۳ دیکھئے کہ ایسا خدا رحیم کیسے ہوسکتا ہو +

۴ دیکھئے کہ محمد صاحب کی کیا حاجت رہی - اور قرآن کس مرض کا علاج قرار پایا +

۵ دیکھئے کہ ایسی تعلیم دینے والا نبی کیسے قرار پاسکتا ہو؟ محمد صاحب نے آپ ہی اپنی عدم ضرورت کو ثابت کیا -

باقی آیندہ

اختلافات قرآنی ۶

قرآن میں مذکور ہو "پس کیا نہیں سمجھتے قرآن اگر ہوتا نزدیک غیر خدا سے البتہ پاتے بیچ اُس کے اختلاف بہت " سورالنسا آیت ۸۴ +

بموجب الفاظ آیت مذکورۃ الصدر یہہ بات اظہر ہو کہ قرآن میں اختلاف تو ہین گر بہت نہیں - ورنہ وہ غیر خدا سے یعنے کسی انسان کا کلام سمجھا جاتا - پس اب اُن تھوڑے اختلافوں پر غور کرکے دیکھنا چاہئے آیا وہ بھی جزدی ہیں یا اصولی - پس غور کرنے سے وہ نہایت بھاری بلکہ خاص اصولی ثابت ہیں - کہ جن پر ہر منصف مزاج غور وخیال کرکے بر ملا یہی کہہ سکتا ہو کہ قرآن خود اپنے قول کے موافق اُس قدوس سے خدا سے نہیں ہو جو اپنے قول فعل بلکہ اپنی تمام راہوں میں صادق ہو (زبور ۱۴۵: ۱۷) بلکہ صریح غیر خدا کا کلام ہو - چنانچہ ملاحظہ فرمائے +

اختلاف اوّل - بابت عجیب حالت - رتبہ اور الٰہی خطاب عیسیٰ مسیح جیسے قرآن وحدیث میں مندرج ہیں +

۱ - اُس کی عجیب پیدایش - " جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہو تجھکو ساتھ ایک بات (کلام) اپنے کی طرف اپنی سے نام اُس کا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا آبرو والا (مرتبہ والا) بیچ دُنیا اور آخرت کے اور نزدیکیوں میں سے اور باتیں کریگا لوگوں سے بیچ جُھولے کے اور ادھیڑ اور صالحوں سے " کہا مریم نے " اے رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے بیٹا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے " تب فرشتوں نے جواب دیا " اسیطرح اللہ پیدا کرتا ہو جو چاہتا ہو جب مقرر کرتا ہو کچھ کام پس سوا اس کے نہیں کہ کہتا ہو ہوکہیں ہو جاتا ہو" سورہ عمران آیت ۴۲-۴۷ رکوع ۵ +

ب اُس کی بے گناہی - کہ وقت پیدایش سے شیطان نے اُس کو مس نہیں کیا +

" روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چھوتا ہو اُس کو شیطان جس وقت پیدا کیا جاتا ہو یعنے اس طرح انگلی کوکھ میں مارتا ہو کہ وہ ایذا پاتا ہو پس آواز کرتا ہو بلند بسبب چھونے شیطان کے یعنے روتا ہو چلاکر سوائے مریم کے اور بیٹے (عیسیٰ مسیح) اُن کے کے " مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ المصابیح جلد اول صفحہ ۴۷ +

ج - اُس کے الٰہی خطاب بموجب قرآن -

" عیسیٰ بیٹا مریم کا رسول ہو اللہ کا اور کلمہ ہو اُس کا ڈالدیا اُس کو طرف مریم کے اور روح ہو اُس کی طرف سے " سورالنسا آیت ۱۶۹ - رکوع ۲۳ +

" اور دی ہمنے عیسیٰ بیٹے مریم کو دلیلیں (معجزے) ظاہری اور قوت دی اُس کو ساتھ روح القدس کے " سورہ بقر آیت ۲۵۳ - رکوع ۳۳ +

اب مقام غور ہو کہ باوجود اِس عجیب پیدایش - اُسکی پاکیزگی - الٰہیت اور اعلیٰ خطابوں کے جو خود قرآن کے اندر موجود ہیں کہ جو نسل آدم میں - آدم سے لیکر آجتک کسی دوسرے انسان یہاں تک کہ کسی دیگر اولوالعزم نبی کے لئے بھی ہرگز منسوب نہ ہوئے کہ جن کی تمام وکمال کیفیت انجیل مقدس میں مندرج جن کے ذریعہ اُس کا اللہ اور ابن اللہ ہونا صاف وصریح طور پر آشکارا ہو جو چاہے اُس کا مطالعہ کرے اور دیکھے - مگر پھر بھی وہی قرآن اُس کو ایک عام آدمی کے مانند بیان کرکے اور اُس کی الوہیت کے ابطال میں فضول دلیل پیش کرکے اُس کو رد کرنے کی لا حاصل کوشش کرتا ہو - بلکہ اُس کو کلام خدا انجیل کے موافق اللہ اور ابن اللہ قرار دینے والوں کو کافر کے لقب سے بھی ملقب کرتا ہو - دیکھو -

" نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے اُس سے پیغمبر اور ماں صدیق تھی (T) (ولیا) دونوں کھاتے کھانا دیکھ کیونکر بیان کرتے ہیں ہم واسطے اُن کے نشانیاں (ابطال الوہیت) پھر دیکھ کہاں سے پلٹے جاتے ہیں " سورہ المائدہ آیت ۷۹ رکوع ۱۰ -

" وہ لوگ بیشک کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا وہی مریم کا بیٹا مسیح ہو - تو کہدے کہ پھر کس کا کچھ چلتا ہو اللہ سے اگر وہ چاہے کہ مسیح مریم کے بیٹے کو اور اُس کی ماں مریم کو اور جتنے لوگ زمین پر ہیں ہلاک کرے " سورہ المائدہ آیت ۱۹ - رکوع ۳ +

انجیل مقدس میں اس کلمہ ازلی یعنے خداوند یسوع مسیح اور اُس کی پاک پیدایش کی نسبت یوں مذکور ہو کہ " ابتدا میں

نوٹ T مریم کو الوہیت میں شامل ہونے کا خیال حضرت کو صرف بعض نادان عیسائیوں کو اُس کی زیادہ تعظیم کرتے ہوئے دیکھکر پیدا ہوا - ورنہ کلام خدا انجیل مقدس میں کوئی ایسا اشارہ بھی مذکور نہیں کہ مریم کو اللہ کی الوہیت میں شامل ہونے کا خیال بھی کیا جاوے - بلکہ ایسا کرنے والا اللہ کے نزدیک مردود ٹھہرتا ہو +

کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی'' یوحنا ۱: ۱۔۴۔ اُس کی پیدایش کی نسبت یوں مذکور ہے ''اور چھٹے مہینے جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا بھیجا گیا۔ ایک کنواری کے پاس جس کی یوسف نامے ایک مرد سے جو داؤد کے گھرانے سے تھا منگنی ہوئی تھی اور اُس کنواری کا نام مریم تھا۔ اُس فرشتے نے اُس پاس اندر آکے کہا اے پسندیدہ سلام خداوند تیرے ساتھ تو عورتوں میں مبارک ہے۔ پر وہ اُسے دیکھکر اُس کی بات سے گھبرائی اور سوچنے لگی کہ یہہ کیسا سلام ہے۔ تب فرشتے نے اُس سے کہا اے مریم مت ڈر کہ تو نے خدا کے حضور فضل پایا اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام یسوع رکھیگی۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدائے تعالیٰ کا بیٹا کہلایگا اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کرے گا اور اُس کی بادشاہت آخر نہ ہوگی۔ تب مریم نے فرشتہ سے کہا یہہ کیونکر ہوگا جس حال میں مرد کو نہیں جانتی۔ فرشتے نے جواب میں اُس سے کہا کہ روح قدس تجھپر اُتریگی اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھپر ہوگا۔ اس سبب وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلایگا'' لوقا ۱: ۲۶۔۳۵ تک۔

پس اس عظیم اختلاف کا جس کو نہ صرف انجیل بلکہ خود قرآن بر ملا ظاہر کر رہا ہے کچھ ٹھکانا ہے۔ دوستو سوچو اور غور کرو۔

اختلاف دویم۔ بابت تعلیم کتب مقدسہ۔

بائبل جن کی تعریف و توصیف قرآن میں بدرجہ کمال مندرج ہے کہ جس کے سامنے کسی منصف مزاج کو ان کتابوں کی صحت پر مطلق شک و شبہہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ محمد صاحب کو اُن کی پیروی کرنے کا حکم بھی دیا گیا۔ مگر پھر بھی وہی قرآن اُن کتابوں کی خاص تعلیم یعنے اصلی راہ نجات کے خلاف جو اُن میں مذکور ہوئی طرح طرح کی راہیں بتلاتا ہے +

تعریف و توصیف کتب مقدسۂ بائبل

ا۔ توریت و انجیل کی توصیف۔ ''اور اوتاری توریت اور انجیل پہلے اِس سے (قرآن سے) راہ دکھانیوالی واسطے لوگوں کے'' سورہ عمران آیت ۲۔ رکوع ۱ +

ب۔ صرف توریت کی توصیف۔

''ہدایت اور نصیحت واسطے صاحب عقلوں کے'' سورہ مومن آیت ۵۷۔ رکوع ۶۔

''ہدایت و نصیرت واسطے لوگوں کے'' سورہ انعام آیت ۹۱۔ رکوع ۱۱ +

''ہدایت رحمت اور بصیرتیں'' سورہ انعام آیت ۵۵ رکوع ۱۹ +

''دلیلیں واسطے لوگوں کے اور ہدایت و مہربانی'' سورہ قصص آیت ۴۳۔ رکوع ۵ +

''پیشوا اور رحمت الٰہی'' سورہ ہود آیت ۲۰ رکوع ۲

ج۔ صرف انجیل کی توصیف۔

''وہ نور۔ ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے اور چاہئے کہ عمل کریں لوگ اُس پر اور جو عمل نہ کرے اُس پر وہی ہے فاسق سورہ مائدہ آیت ۵۰۔ ۵۲ رکوع ۷ +

د۔ زبور کی تعریف۔

''زمین پر وارث ہوں گے بندے اُس کے'' یعنے اس کو پڑھنے والے سورہ انبیا آیت ۱۰۵۔ رکوع ۷ +

پس آیات مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ محمد صاحب کے وقت میں یہہ کتاب صحیح و سالم تھی جن کی اس قدر تعریف و توصیف کے سبب محمد صاحب کو اُن کی پیروی کا حکم دیا گیا یعنے ''پس ساتھ ہدایت اُن کی کے پیروی کر تو'' (محمد) سورہ انعام آیت ۹۰۔ رکوع ۱۰۔ اور ''اگر تو بیچ شک اُس چیز سے جو اُتاری ہے ہمنے طرف تیرے پوچھ اُن لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب پہلے تجھسے'' سورہ یونس آیت ۹۴ رکوع ۱۰۔ پس یہہ ہدایت صاف طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اُس وقت تک یہہ کتاب مقدس مطلق صحیح و معتبر تھی جیسی اب تک ہے ورنہ کیوں پوچھنے کا حضرت کو حکم دیا جاتا۔

پھر مسلمانوں کو اہل کتاب کے ساتھ بیجا و نامناسب جھگڑہ سے مطلق منع کیا گیا ہے یعنے ''مت جھگڑو اہل کتاب سے مگر اُس طرح کہ وہ بہت اچھا ہے'' سورہ عنکبوت آیت ۴۵ رکوع ۵۔ اور جو اللہ کی کتابیں جھٹلاویں اُن کی سزا یہہ ٹھہرائی گئی ہے کہ وہ طوق و زنجیروں میں گرفتار ہو کر گرم پانی اور آگ یعنے دوزخ میں گھسیٹتے جاویں گے۔ سورہ مومن آیت ۷۰ رکوع ۸ +

پس اس قدر تعریفوں اور تاکیدوں کے سامنے کون منصف مزاج ان پاک کتابوں کی نامعتبری یعنے تحریف و تبدیل اور ان کی منسوخیت کا خیال کر سکتا ہے۔ البتہ بعض یہودیان مدینہ پر جن کے ساتھ حضرت کی بحث و مباحثہ اکثر رہا کرتا تھا اور وہ حضرت کی حسب منشا قبول نکرتے تھے یہہ الزام ضرور قرآن میں مندرج ہے کہ وہ زبان مروڑ کر۔ الٹا بیان کرتے یا درست دلیل نہیں کرتے یعنے صحیح کو چھپا کر غلط بیان کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ جس طرح آجکل بعض محمدی بھی قرآن کی بعض آیتوں کا مطلب کچھ کا کچھ بیان کرکے اصل مطلب کو پوشیدہ کرنے چاہتے ہیں۔ پس یہہ الزام بھی نہ سب یہودیوں پر اور نہ مطلق مسیحیوں پر ہے جو چہار اطراف میں پھیلے ہوئے تھے۔ بلکہ مدینہ کے بھی سب یہودیوں پر نہیں ہے چنانچہ قرآن خود شاہد ہے کہ ''بعض اہل کتاب اپنی کتاب کو نہیں بگاڑتے'' سورہ عمران آیت ۹۸۔ رکوع ۲۰ +

پس اب یہہ امر قابل غور ہے کہ باوجود اس قدر تعریفوں و توصیفوں کتب مقدسہ کے جو قرآن خود اپنے اندر رکھتا ہے بلکہ مسلمانوں کو اُن پر ایمان رکھنا امر لازمی ٹھہرایا ہے۔ مگر نہایت تعجب ہے کہ وہی قرآن ان پاک کتابوں کی خاص تعلیم یعنے اُس حقیقی راہ نجات کے خلاف جو خدائے تعالیٰ نے ازل سے بنی آدم کے

لئے ٹھہرائی (رومیوں ۳: ۲۵ و افسیوں ۳: ۹-۱۲) یعنے خداوند یسوع مسیح کی کامل قربانی کہ جس نے بے عیب ہو کر ایک بار اپنے تئیں قربانی گذران کر ہمیشہ کے لئے ایمانداروں کو خلاصی بخشی (عبرانیوں ۹: ۱۴ گلاتیوں ۳: ۲۳-۲۶) اور اُس موسوی شریعت سے آزاد کر دیا جو توریت مقدس میں بطور نمونے اُس اصلی قربانی کے ظہور تک عمل میں لانے کے لئے مقرر کی گئی تھی (عبرانیوں ۱۰: ۱-۹) پس یہہ حقیقی نجات انسان کو نہ اُس کے اعمال حسنہ سے بلکہ خدا کے فضل سے بوسیلہ ایمان حاصل ہوتی ہے (افسیوں ۲: ۸-۹ و رومیوں ۳: ۲۰-۲۴-۲۶ و ۲۸) طرح طرح کی راہیں بتلاتا ہے- چنانچہ-

نجات کی راہیں بموجب قرآن

(۱) نجات ایمان اور نیک اعمال سے ہے- سورہ بقر آیت ۸۲ رکوع ۹- (۲) نجات توبہ- ایمان اور نیک اعمال سے ہے- سورہ یونس آیت ۷ ہ رکوع ۶- (۳) نجات- ایمان حج اور جہاد کرنے سے ہے- سورہ بقر آیت ۲۱۵ رکوع ۲۷- (۴) نجات خیرات کرنے سے ہے- سورہ بقر آیت ۲۷۳ رکوع ۳۷ (۵) نجات محمد صاحب کے تابع ہو جانے سے ہے- سورہ عمران آیت ۲۹ رکوع ۴- (۶) نجات خدا کے فضل اور خوف سے ہے- سورہ صافات آیت ۵۵- رکوع ۲- سورہ زمر آیت ۶۱ رکوع ۶+

ماسوا اِن راہوں کے جو قرآن میں مذکور ہیں حدیثوں میں اور بھی طرح طرح کی راہیں نجات پانے کے لئے ٹھہرائی گئی ہیں جن کا درج کرنا صرف باعث طوالت ہے مگر محمدی صاحبان اُن سے بخوبی واقف ہیں- پس اب ہر منصف مزاج ان باتوں پر خیال کر کے معلوم کرسکتا ہے کہ قرآن کس تعریف اور توصیف کے ساتھ ان پاک کتابوں کو تسلیم کر کے اُن کی خاص تعلیم کے خلاف کیا کچھ بتلاتا ہے- پس یہہ بھی اختلاف عظیم ہے+

باقی آیندہ

راقم

واعظ انجیل جلیل

کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا ہر ایک دو دھاری تلوار سے تیز تر اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گذر جاتا ہے

عبرانیوں کا ۴ باب ۱۲ آیت

آیت مذکورہ بالا سے خدا کے کلام کی عجیب تاثیر معلوم ہوتی ہے کیونکہ جیسا کہ دو دھاری تلوار جس پہلو میں پڑے کاٹتی چلی جاتی ہے ویسا ہی خدا کا کلام خواہ خطرہ یا امن کی حالت میں سنا جائے تمام مخالفوں پر غالب آکر عجیب تاثیر پیدا کرتا ہے- انجیل کے اس ملک میں آنیکے پیشتر اس ملک کی حالت نہایت خطرناک تھی تاریکی بطالت اور بت پرستی کا غبار اس قدر چھایا ہوا تھا کہ ہزارہا بے زبان حیوانوں کا دیویوں کے بھینٹ چڑہانے میں تلف کرنا تو درکنار رہا انسان جس کو خالق نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور جو موجودات میں اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اُس کا خون بھی کالی دیوی وغیرہ کے خوش کرنے کے لئے کوڑیوں کے مول مہیا کیا جاتا تھا مگر خدا کے کلام کی معجزانہ تاثیر نے ان خونی رسومات کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دیا ہے اُس کے ثبوت میں بزرگ پادری ناول صاحب ایم اے کا ایک خونخوار میلہ کا چشم دیدہ بیان اخبار انڈین وٹنس سے ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین نور افشاں کرتے ہیں+

میں اِس بات کو کبھی فراموش نہیں کرونگا جبکہ ۱۸۶۵ء میں مینے اول مرتبہ دیوی پٹان کے میلہ کو جو ملک اودہ میں نیپال کے جنگلات کی صدود پر فراہم ہوتا ہے معائنہ کیا جہاں کہ ۲۲۰۰۰ ہزار شیرخوار سور بکرے اور بھینسے کالی دیوی کے خون آلودہ مندر کی حدودات کے اندر ایک ہفتہ چڑہائے جاتے تھے- میں اپنے دل کا جوش جبکہ میں اس خونی میلہ میں منادی کرنے کو کھڑا ہوا کیونکر بیان کروں- ملک اودہ کے سرکاری حکومت میں لینے کے چند سال پیشتر جبکہ صرف انسان کا ہی خون اس دایمی خشمناک اور تشنہ خون دیوی کو خوش کرسکتا تھا اس ظلم کی شیطان گاہ میں منادی کرنا اپنی جان سے ہاتھ دھونا تھا- میرے بائیں جانب کی قطار کا ہر ایک آدمی اپنے ہاتھ میں ایک شیرخوار سور کو اُس کی پچھلی ٹانگوں سے پکڑ کر اپنی نوبت کا منتظر تھا کہ اس چھوٹی مسکین قربانی کا سر ایک پتھر پر مار کر آگے بڑہکے اُس کا خون ہیبت ناک خون آلودہ قربانگاہ پر گرا دے- اور دہنے جانب کی لاین کے آدمیوں میں ہر ایک بکرا یا بھینسا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اِس بات کا منتظر تھا کہ اُس بے زبان نذر کو بے رحم مجاور کے پاس لیجاوے جو کانوں میں چوبی مُندرے پہنے ہوئے بالکل خون میں تر اپنے ہاتھ میں بڑا بھاری گورکھا قسم کا چھرا لئے ہوئے لرزاں حیوان کے سر کو ایک جھٹکے میں جدا کر دینے کو تیار کھڑا تھا- اور نذر چڑہانیوالا حیوان کا خون آلودہ سر لے کر دیوی کو زیادہ خون فام بنانیکے لے بھاگتا تھا- میرے آگے ہمیشہ خون سے آلودہ اور ہوا خون سے متعفن ہوگئی تھی میںنے کبھی اس سے پیشتر ایسا خونی نظارہ نہیں دیکھا تھا اور نہ اس سے پیشتر میں رسول کے کلام کو حقیقی فائدہ کے طور سے سمجھا تھا کہ شریعت کی تمام چیزیں خون سے پاک ہوتی ہیں اور کہ بغیر خون بہانے کے نجات نہیں+

اور نہ مینے کبھی پیشتر ایسی گہری دلسوزی اور زیادہ قوی اُمید سے مکاشفات کی کتاب کے عجیب اور موزون الفاظوں کو پڑہا تھا- کہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دور کرے مگر خدا کے بیٹے کا خون ہمکو گناہوں سے پاک کرتا ہے- مبارک روح تیرے ان الفاظوں کے لئے شکر کرتے ہیں کیونکہ اگر یہہ نہوتے تو یہہ تمام دنیا ایک بھاری قصاب خانہ جس سے انسانی خون کے بخارات نکلتے ہوں موافق اس خونی میلہ کے جس نے بائیس ہزار حیوانوں کے خون سے ہوا کو متعفن کر دیا ہوتا- ہاں اگر مسیح کی صلیب نہوتی تو قومیں جو شایستگی اور آزادگی کا آج فخر کر رہی ہیں اسی قسم کے تاریک دستورات میں مبتلا ہوتیں پس جبکہ میں خدا کے برہ کو دیکھتا ہوں میں کلوری کے نقل عظیم کا مشاہدہ کر کے خدا کی بڑی اور اکیلی صلیبی قربانی کو دیکھکر جو انسان کے دل اور خیال کو انسانی اور حیوانی قربانیوں سے پھیر کر جو مجرم تمیز کا علاج ہے حقیقی سلامتی دیتی ہیں- اور اُسے ہمیشہ کے لئے مُردہ کاموں سے پاک کر کے خدا کی خدمت کے لایق



بنادیتی ہو۔ دیکھتا ہوں انجیل کی متواتر یا پیہم منادی سے اس میلہ میں عجیب اخلاقی تبدیلی پیدا ہوگئی ہمارے اول منادی کرنے کے چند سال بعد اس میلہ کے مہنت نے ایک پنچایت جمع کی جس نے ہمارے اوپر دیوانی نالش دائر کرنے کو پانچ ہزار روپیہ کی منظوری دی کیونکہ ہمنے اُن کی قربانیوں کے فائدہ میں خلل ڈالدیا تھا۔ مگر یہہ فریب خوردہ آدمی اسبات کو بھول گیا تھا کہ وہ خداوند مسیح کی طاقت کی نسبت جس نے اس خونی رسم اور بت پرستی کی ہر ایک مکروہ صورت کو تہ و بالا کردیا تھا شہادت دے رہا ہو۔ ۱۸۹۵ء میں میرے اس ظالم ذبح خانہ کے معائنہ کے ۱۸ سال بعد میلہ کے ہفتہ میں قربانیوں کی تعداد بائیس ہزار سے صرف ایک سو رہ گئی اور سالانہ آمدنی دو لاکھ روپیہ سے قریب دو صد روپیہ کے رہی۔ فی الحقیقت انجیل کی منادی سے اس سالیانہ میلہ کی خوفناک قربانی کی صورت جاتی رہی خوش قسمتی سے اب یہہ میلہ محض تجارت چارپایوں حیوانوں اور دیا پوؤں کی فروخت کے لئے فراہم ہوتا ہو جب ہم منادی کر رہے تھے ایک پنڈت نے اس میلہ میں پکار کر کہا "ستیا میوا جے تے" یعنی "سچ ہمیشہ غالب آتا ہو"۔ اُس کے الفاظ معجزانہ تائید ہوئے کیونکہ سچ ہی غالب آیا ✦

راقم

خاکسار مسیح الدولہ

ٹیچر مشن سکول

رسالہ لگڑ بونس کی غلط بیانی

پیارے ناظرین۔ ا رسالہ لگڑ بونس مصنفہ منشی نبی بخش اڈیٹر ملکی اخبار گوجرانوالہ مطبوعہ مفید عام پریس سیالکوٹ ۱۸۹۶ء آپکی نظر سے گذرا ہوگا اس میں مولوی ابراہیم مشنری و وکیل گوجرانوالہ نے اپنا قدیمی اور سیاہ جھوٹھ مطابق تعلیم قرآنی اگلا ہوا ہو۔ ہم اُن تمام واقعات کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ آپ کو اس کی حقیقت سے واقفی ہو ✦

وھو ہذا ۔

مولوی صاحب کی آمد قصبہ پسرور میں اور جھوٹھ نمبر ۱ کا وقوع

۱۱ جولائی ۱۸۹۶ء کی صبح ہوتے ہی مولوی صاحب کے چیلوں نے عام طور پر خبر اُڑائی کہ قصبہ قلعہ سوبھا سنگھ کی جماعت اہل نصاریٰ سے تین شخصوں نے مولوی صاحب کے وعظ سنتے ہی مذہب عیسوی کو استعفا دیدیا اور مذہب اسلام قبول کرلیا ہو چنانچہ یہہ خبر ہمارے محسن بابو مولا سی صاحب کو بھی ۹ بجے کے پہلے ہی پہلے اُن کے محمدی مشن سکول کے طلبا کی معرفت پہنچی۔ اتفاق سے بندہ بھی قصبہ پسرور میں چلا گیا تھا۔ پس ہمنے بہمراہ ایلڈر لہنا مل صاحب (جو اسوقت پسرور میں تھے) اُسی وقت بخوبی تحقیقات کرنی شروع کی۔ اگرچہ اہل اسلام کے پیرو بزور و شور پکارتے پھرتے تھے کہ عیسائی محمدی ہوگئے۔ مگر جب ہم اُن سے اُن اشخاص کا نام پوچھتے تو بعض عمر بخش کی طرف اشارہ کرتے تھے مگر باقی ماندہ کا صرف یہی جواب تھا کہ اگرچہ ہم ان نو مسلموں سے اور اُن کے نام سے واقف نہیں مگر بالضرور دو دیگر اہل نصاریٰ نے اسلام قبول کرلیا ہو ✦

خوش قسمتی سے اُسی روز بھائی عمر بخش صاحب بھی مشن ہمیں پسرور میں وارد ہوگئے جن کے روبرو کسی نے ان کا نام تک نہ لیا۔ مگر کہنے لگے کہ قلعہ سوبھا سنگھ سے نہیں پر اُس کے گرد و نواح میں سے تین شخصوں نے اسلام قبول کیا۔ جب ہم نے اُس کا بھی ثبوت طلب کیا تو سوائے بغلیں جھانکنے اور بک بک کرنے کے کوئی جواب نہ ملا اور ملتا بھی کہاں سے کیونکہ بنا تو محض جھوٹھ تھی وبس ✦

مولوی صاحب کا لکچر اور جھوٹھ نمبر ۲ کا آغاز اور عقائمہ بیاں

مضمون لکچر کا اختصار

آج ۱۱ جولائی ۱۸۹۶ء کو وقت ۴ بجے شام کو مولوی صاحب ابراہیم صاحب صداقت اسلام پر ایک لکچر دینگے جس کے سننے کے واسطے ضروری ہو کہ اہل اسلام آریہ و نصاریٰ ضرور تشریف لاویں۔ لکچر متصل کمیٹی گھر پسرور ہوگا۔

اُسی روز دوپہر کے پہلے اہل اسلام کے چند معزز اشخاص نے ہم سے درخواست کی کہ ہم اُن کو اپنا تو تیار کردہ ریڈنگ روم لکچر سنانے کے واسطے دیویں یہہ درخواست خوشی سے منظور ہوئی۔

اُسی تاریخ کو ۴ بجے شام کے ہم بھی مولوی صاحب کا لکچر یا جس کو لچر کہنا بجا ہو سُننے کے واسطے گئے اگرچہ مکان ہمارا تھا تو بھی ہم اُس مکان کے کچھہ دوری کے فاصلہ پر جہاں سے مولوی صاحب کی آواز بخوبی سن سکیں کھڑے ہوئے۔ اب دوران لکچر میں شاید مولانا صاحب یہہ خیال کرکے کہ سب بیوقوف اور احمق ہیں اور یہہ کہ اہل مسیحان میں سے کوئی تعلیم یافتہ شخص اس جگہہ موجود نہ ہوگا۔ (کیونکہ ہم تو عوام کے ساتھ دور کھڑے ہوئے تھے) پیدایش $\frac{۱۸}{۱۷}$ اور یوحنا $\frac{۱۶}{۱۴ و ۱۵}$ سے حضرت محمد صاحب کی پیش خبریاں ثابت کرنے لگے۔ اور اُنہوں نے اُسی پر اکتفا نہ کرکے اہل نصاریٰ کے حق میں جیسی کہ ان لوگوں کی عادت ہو کہ ان کو شیطان نے بہکایا حالانکہ محمد صاحب جس کے جناب مولوی خود پیرو ہیں بہکائے گئے اور وہ بھی ایسے کہ حضرت کو ربّانی (سوتابھی) اور شیطانی الہام میں مطلق تمیز نہ رہی بلکہ شیطانی الہام قرآن میں بھی درج کیا گیا اور بعد ازاں نکالا گیا دیکھو سیپارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۷ اُنہوں نے انجیل کو تبدیل کیا (ذرا قرآن کی ہسٹری اور علما اہل سنت جماعت اور شیعہ کے تفاسیر پر سوچو) اور انجیل برنا باس جو اصل الہامی تھی اُس کو کتب مروجہ میں سے نکال ڈالا (ذرا از روئے علم تاریخ پہلی اور دوسری وغیرہ صدیوں میں اُس کا وجود ہی ثابت کیا ہوتا) وغیرہ واہ تیری اشرافت ہمارے گھر مہمان اور ہمیں کو کوسنا ✦

ڈیر اڈیٹر یقین جانیں کہ ہم بحث کے ارادہ پر تو اُس جگہہ حاضر ہوئے ہی نہ تھے ناچار خوشی سے یہہ جانکر کہ تم بکو ہم سُنتے ہیں کھڑے رہے۔ مگر جب میاں نے دیکھا کہ آگئے تو کوئی بولتا

ہی نہیں تو زور سے پکار اُٹھے کہ اگر میں نے اپنے لکچر میں کوئی خلاف بیانی یا عوام کو دھوکھا دہی کا کوئی وطیرہ اختیار کیا ہو تو حاضرین مجلس میں سے بلا لحاظ ملت اور مذہب کے مجھکو متنبہ کر کے میرے لکچر کی تردید کرے ورنہ اسلام کی صداقت کو قبول کرے۔ اتنا سنتے ہی ہمارے معزز بھائی بابو ہولاسی صاحب نے مجمع کثیر یعنے قریباً چھ ہزار غیر اقوام کے درمیان باجازت جناب ڈپٹی انسپکٹر صاحب پولیس لسپرور استقلال اور بلند آواز کے ساتھ مولوی صاحب کو اپنی طرف مخاطب کر کے فرمایا کہ یا مولوی صاحب واقعی پیش خبریاں بابت محمد صاحب جو آپنے توارت و انجیل سے حوالہ دئے وہ حضرت محمد صاحب پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتے۔ بلکہ سامعین کو آپ نے سخت دھوکھا دیا ہے۔ لہذا میں اس کثیر انبوہ کے درمیان مدعی ہوں کہ اگر آپ کو میرے کلام اور دعوے میں شک ہے تو تاریخ ۱۲ جولائی ۱۸۹۶ء بعد دوپہر میں آپکے لکچر کی تردید جہاں اور جس وقت آپ مجھکو طلب کریں کرونگا۔ مگر ناظرین شاید آپ خیال کریں گے۔ کہ اس میں بھر تھ ہی کیا ہوا۔ سو سُن لیجئے وہ بھی بتلائے دیتا ہوں +

رسالہ لگڑ دونس صفحہ ۶ پر مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بابو ہولاسی صاحب کے چہرہ کا رنگ اور ہاتھ پاؤں کا لرزہ اس بات کا شاہد تھا۔ کہ میدان محمدی میں بولنے سے عاری ہیں وغیرہ۔ واہ مولوی صاحب واہ ذرا لکھتے ہوئے اتنا بھی خیال نہ آیا کہ جس شخص کے سر بازار عام چھ ہزار مخالفوں کے درمیان میں بلا اغوائے غیر ایسے دعوی ہوں۔ اُن کا میدان مقابلہ میں ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے۔ اور بالفرض ایسا ہو بھی جائے تو کیا وہ مقابلہ ہونے کے واسطے پھر بھی پہلے دعوت دیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ہی کے رسالہ صفحہ ۱۲ سے خوب عیاں ہے۔ کیوں مولوی صاحب ذرا اپنے ایمان کو حاضر کر کے دیکھ محمدی نہ ہوں کہنا آپ کے چہرے شریف کا رنگ بابو صاحب کا دعوی سُن کر فق ہو گیا تھا یا کہ اِن کا۔ اس کے اثبات میں آپ ہی فرماویں کہ پھر بھی آپ نے اُس لکچر میں مسیحیوں کا نام زبان سے لیا ہرگز نہیں +

مولوی صاحب کی لکچر کا آغاز اور پانچویں نمبر کا عالیشان خاتمہ

مولوی صاحب صفحہ ۷ پر ایک ہندنی کا مذہب اسلام کو قبول کرنا اور اسلام کے زندہ معجزہ ہونے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ سو ہمکو اِس جگہہ اُس کے اسلام قبول کرنے یا نہ کرنے سے تو کچھ غرض نہیں پر تو بھی بپاس خاطر ناظرین اِس عورت کے اخلاق حمیدہ اور نیک سیرت ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہہ ہندنی عورت تحصیل .... کے کسی دیہات کی باشندہ ہے خاوند اِس کا جوان اور یہہ ایک معصوم بچہ کی ماں ہے۔ چونکہ اس عورت کو اپنے خاوند پر قناعت نہ تھی لہذا گمان غالب ہے کہ کسی محمدی آشنا کے ہمراہ قصبہ لسپرور تک فرار ہو کر آئی اور شاید اُس نے اور اُس کے یار نے اسلامی مذہب میں اپنی پناہ سوچی ہو۔ مگر بے سود کیوں اُن کو لسپرور میں وارد ہوئے صرف چار ہی یوم کا عرصہ گذرا تھا کہ اُس عورت کا خاوند معہ وارنٹ تھانہ لسپرور وارد ہوا۔ لہذا اس کی گرفتاری کے واسطے جناب ڈپٹی انسپکٹر صاحب لسپرور اُس شخص کے ہمراہ عورت کی تلاش قصبہ میں داخل ہو کر ایک محمدی کے مکان میں اُس کو جا ہی گھیر لگا افسوس کہ محمدی مستورات نے اپنی اسلامی حیلہ بازی سے دوسری جگہہ فرار کر دیا۔ اور اُلٹا ڈپٹی انسپکٹر کو جو ہندو تھے خانہ تلاشی کی دھمکی دی بلکہ افواہ مُسنا ہے کہ نالش بھی دائر ہو گئی ہے۔ اور مقدمہ پیش ہے اور یہہ بھی سُنا ہے کہ اُس کا یار بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ اور عورت کی بابت سُنا ہے کہ آجکل بالتوں کی سیر کر رہی ہے۔ چونکہ یہہ عورت شہوت نفسانی کو پورا کرنے کی غرض سے گھر سے نکلی تھی۔ سو اس کی دلی مراد تو خوب ہی پوری ہوتی ہوگی کیوں مولوی صاحب میں نے کچھ غلط تو نہیں بیان کیا۔ پس اگر اسلام ایسی تمنا کے واسطے جواب اِس عورت کی پوری ہو رہی ہے اُس نے اختیار کیا تو میں بھی تصدیق کرتا ہوں +

باقی آیندہ

دیانندی آریوں کا نئی می کوٹھ پرانی مشکوں میں بھرنیکی کوشش کرنا

(ویدمیں بہت سی دیوتاؤں کی پرستش پائی جاتی ہے)

ماروت یا طوفان کے دیوتے

ماروت جن کے لفظی معنے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے کے ہیں ایسے طوفانوں کے دیوتاؤں سے مراد ہے کہ جو ہندوستان میں اکثر آتے ہیں جبکہ گرد و غبار سے دن کو اندھیرا چھا جاتا ہے۔ جبکہ درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور ان کی شاخیں زور سے جھونے لگتی ہیں اور تنے ٹوٹنے لگتے ہیں۔ جبکہ زمین جھومتی ہوئی اور پہاڑ ہلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور دریا کا پانی ایسے زور سے بہتا ہے کہ دریا جھاگ سے بھر جاتا ہے تب شاعر ماروت کو سونہری خود پہنے ہوئے۔ ہرگ چھالا کندھے پر ڈالے ہوئے۔ سونہری برچھی کو گھوماتے ہوئے اور اپنے تبروں کو چھلکتے ہوئے اور آتشی بان چلاتے ہوئے اور بادل اور بجلی میں اپنی چابک کو مارتے ہوئے آتے دیکھتے ہیں۔ یہہ دیوتے کبھی کبھی اندر کی طرح دیاؤس یا آسمان کے بیٹے بلکہ ایک اور خوفناک دیوتا کے بیٹے کہ جس کو رودر یا جنگ کرنے والا کہتے ہیں کی مانند ہندوستان کے ساتھی ہیں اُن میں یہہ صفت بھی پائی جاتی ہے کہ وہ صحت دینے والے اور بچانے والے ہیں اور ہندوستان میں ایسا خیال کرنا طبعی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ سری جی چیزوں سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اُسکو دور کرنیکے لئے اور انسان اور حیوان میں نیا نور پیدا کرنے اور تندرستی کو بحال کرنیکے لئے کوئی چیز ایسی طاقتور نہیں ہے جیسا کہ طوفان جو ہفتوں کی گرمی اور خشک سالی کے بعد آتا ہے +

اُن کی تعداد ایک جگہہ ۱۸۰ لکھی ہے اور دوسری جگہہ ۲۷ پائی جاتی ہے۔ اُن کے والدین کے بھی مختلف نام بتلائے گئے ہیں وہ رودر کے بیٹے اندر کے بیٹے او بھائی سمندر کے بیٹے۔ آسمان کے بیٹے اور زمین کے بیٹے ہیں +

اُن دیوتاؤں کی پرستش کے علاوہ کہ جن کا ذکر ہم اب تک

کرچکے ہیں اور بھی دیوتاؤں مثلاً روشنی۔ مترسورج۔ ساوتری وشنو۔ پشن۔ اشمس۔ آسونس۔ توشتری۔ اہیو۔ وشواکرمن پرجاپتی۔ برہسپتی۔ واک۔ سوم جو کہ تلسی کی مانند دیوتا سمجھا جاتا تھا۔ رودر۔ یم اور یمی وغیرہ کی پرستش پائی جاتی ہے مگر ہم طوالت کے خوف سے اُن کا بیان نہیں کرتے۔ افسوس ہے اُن لوگوں پر کہ جو باوجود اس کے ویدوں میں اس قدر دیوتاؤں کی پرستش کا ذکر ہے تو بھی پیٹتے جاتے ہیں کہ ویدوں میں صرف ایک خدا کی ہی پرستش پائی جاتی ہے +

واقعات اور رئیس

ریاست قرولی میں ستی کا واقعہ

قابل توجہ گورنمنٹ عالیہ

ہم اس سے پہلے ریاست قرولی کے موضع راجپورہ میں ایک عورت کے ستی ہونے کا حال درج اخبار کرچکے ہیں اس قدر لکھنا بیجا نہو گا کہ یہہ واقعہ اور وحشیانہ حرکت ہے جس کی گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کی عہد معدلت میں سخت ممانعت ہے۔ اور اُس کا ایک پروٹکٹڈ سٹیٹ میں ظہور پذیر ہونا گورنمنٹ کے دامن انصاف اور ہمدردی بنی نوع انسان میں سخت بدنما دھبہ لگاتا ہے۔ ریاست قرولی سے اس کا جس قدر سخت مواخذہ اور بازپرس کیا جاتا تھوڑا تھا۔ اور اسی بنا پر ہندوستان کے بہت سے دیسی اور انگریزی اخبارات نے یہہ مشورہ دیا تھا کہ گورنمنٹ کو اس واقعہ کی تحقیقات بطور خود کسی معتبر یورپین آفیسر کی معرفت کرانی چاہئے۔ کہ اس اہم معاملہ کا دوسرا پہلو بھی روشنی میں لایا جا سکے۔ پولیس آفیسر کی موجودگی اور انبوہ کثیر اور جم غفیر کا ستی ہونے کے وقت جمع ہوجانا صریحاً اس بات کا اشتباہ پیدا کرتی ہیں کہ اس واقعہ کے ظہور پذیر ہونے سے کم از کم ریاست مطلع تو ضرور تھی۔ اور جب مطلع تھی اور پھر کچھ مزاحمت نکرنے سے جو ایک ذی عقل کے دل میں شبہہ ہوسکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اور یہی اُس کا دوسرا پہلو ہے جو گورنمنٹ پر بطور خود تحقیقات کرانے سے منکشف ہوسکتا تھا۔ اور ناظرین بانکمین خیال کرسکتے ہیں کہ یہی ایک پہلو کیسا خوفناک اور ہیبتناک ہے لیکن افسوس کہ اس واقعہ کی تحقیقات ریاست کی ہی طرف سے ایک ریاست کے پرانے تنخواہدار کی معرفت کرائی گئی جس سے ہرگز ہرگز ریاست کے خلاف کوئی بات ظاہر ہونیکی تو اُمید کسی طرح تھی ہی نہیں۔ بلکہ ہمکو نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ اس تحقیقات میں جس شخص نے کچھ ریاست کے خلاف بیان کیا اُس پر سخت تشدد ہوا اور اُس کا بیان یا تو لکھا ہی نگیا اور اگر لکھا گیا تو وہ بجائے شامل مثل کرنے کے گاؤخورد کردیا گیا۔ نتیجہ اس برائے نام تحقیقات کا یہہ ہوا کہ چند آدمیوں اور تھانہ دار پر جو واقعی نظر سے دیکھا جاوے تو بہت بڑا قصوروار تھا کچھ خفیف جرمانہ کردیا گیا۔ اس قابل مضحکہ تحقیقات پر ہی گورنمنٹ کو یہہ یقین دلایا گیا۔ کہ ریاست کو اس واقعہ کی مطلق خبر نہوئی چونکہ پولٹیکل افسران اور فارن ڈپارٹمنٹ کے پاس ریاستوں کے ایسے خفیہ ناجایز کارروائیوں کے دریافت ہونے کا ذریعہ نہیں انہوں نے محض اپنی صداقت پر اعتماد کرکے ریاست کے بیان اور تحقیقات کو سچا اور امپارشیل خیال کیا +

اب قابل غور یہہ امر ہے کہ وہ شبہہ جو ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ خاص خاص واقعات کے معائنہ سے ہر شخص کو ہوسکتا ہے۔ اس تحقیقات کا نتیجہ ظاہر ہونے سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اور اُس حد تک کہ وہ شبہہ ہمکو یہہ کہنے کی جرات دلاتا ہے۔ کہ ستی ہونیکی ریاست سے بھی اجازت تھی۔ ہم نہایت زور کے ساتھ کہتے ہیں اور بہت سے دیسی اور انگریزی اخبارات انہیں وجوہات پر جو ہم نے بیان کیں ہمارے متفق الرائے ہیں۔ اس مقدس کی وہ ڈراؤنی صورت تھی جو ریاست کی تحقیقات سے پبلک کو یا گورنمنٹ کو ظاہر نہوئی۔ لہذا ہم گورنمنٹ سے نہایت ادب کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ اس طرف خاص توجہ مبذول فرمائی جاوے۔ ورنہ جوانتقیشہ ہمکو ہے ضرور صورت امکان پکڑیگا۔ کہ دوسری دیسی ریاستوں کو ایسے ہی ناجایز افعال کے کرنے کا حوصلہ ہوگا +

ہم اُس کے چند ضروری واقعات آیندہ ہدیہ ناظرین بانکمین کریں گے + نامہ نگار

راجپوتانہ میں متھوڈسٹ کانفرنس

آجکل اضلاع راجپوتانہ میں متھوڈسٹ کلیسیا کے سالانہ جلسے شہر اجمیر کو ہلا رہے ہیں۔ ایک روز ہمکو بھی جانیکا اتفاق ہوا۔ اُس وقت ان لوگوں کی تمام کارروائیوں میں ایک بات قابل تعریف دیکھی اور وہ یہہ تھی۔ یعنی "سیلف سپورٹ" اس پر ایک چھوٹے بابا یعنی ولی فاربس نے ایک عمدہ نظم پڑھ کے سنائی جس سے صاف عیاں تھا کہ بغیر کوڑی پیسہ کے کچھ نہیں سکتا ہے۔ ہم متھوڈسٹ کے ساتھ ایک بات میں متفق الرائے ہیں کہ "سیلف سپورٹ" دیسی مسیحیوں میں اشد ضروری ہے +

گورنر جنرل کی تشریف آوری

مورخہ ۱۰ ماہ رواں ہزاکسیلنسی گورنر جنرل آف انڈیا ۹ بجے صبح کو وارد اجمیر ہوئے۔ آپ کے استقبال کو دیسی راجگان و مہاراجگان پلیٹ فارم پر حاضر تھے۔ آپکی تشریف آوری سے قریباً تمام باشندگان خوش تھے۔ لیکن ایک وقوعہ نامہ نگار کا چشم دیدہ ہے۔ کہ ایک دیسی مسیحی جنٹلمین نے اسی موقع پر ایک پولسیمن کے طمانچہ ماردیا۔ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بیچارے جنٹلمین کو حوالات میں جانا پڑا اور عزت گنوائی سو میں۔ اب دیکھئے کس کروٹ اونٹ بیٹھتا ہے۔ نتیجہ سے ہفتہ آیندہ خبر دیجائے گی +

راماشنہی جرنل

عنوان بالا رسالہ بغرض ریویو ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس رسالہ کو شروع تا آخر ہمنے دیکھا۔ اس میں فرقہ "راماشنہی" کی خوب دھول اُڑائی ہے۔ اور جو کچھ کہ مصنف نے لکھا ہے بنظر

انصاف اور بلا لاگ لپیٹ کے قلم بند کیا ہو۔ ان لوگوں کی اندرونی حالات کا خوب فوٹو کھینچا گیا ہو۔ اور مارواڑیوں کی بیہودگی اور بے علمی۔ بدتمیزی کے حالات موتی کی طرح پروئے گئے ہیں۔ چنانچہ مصنف رسالہ ہذا صفحہ ۱۲ سطر ۱۳-۱۴- میں رقمطراز ہو۔ "مارواڑی عموماً بے تمیز تو ہوا ہی کرتے ہیں"۔ ماں کے ساتھ الخ۔ یہہ رسالہ سچی مناووں کے لئے فائدہ سے ہرگز خالی نہوگا۔ اس کے مصنف مسٹر منگل سین طالب علم۔ ایف۔ اے کلاس ہیں۔ شائقین کو رسالہ مذکور بلا قیمت ۱/ محصولڈاک ادا کرنے پر پنڈت راجا رام صاحب۔ بک ایجنٹ قیصر گنج اجمیر سے دستیاب ہوسکتا ہو +

نامہ نگار

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

شہر اجمیر میں ایک کلب موسوم "ینگ مینس لٹریری کلب" خصوصاً نوجوانان ہند کی اخلاقی حالت درست کرنے کی غرض سے کھولا گیا ہو۔ اس کے سکرٹری مسٹر نیاز احمد صاحب ہیں۔ واقعی اس طرح کے کلبس کی ہندوستان میں اشد ضرورت ہو +

میلہ پشکرجی کے لئے تاجران ہند مختلف حصص سے آنا شروع ہوئے ہیں۔ اور جو لوگ بغرض اشنان آتے ہیں اُن کا اندازہ ناظرین اس سے بخوبی کرسکیں گے۔ کہ آجکل سرائے میں بجائے ایک پیسہ فی مسافر ۵ مر ایک شب کے لئے جاتے ہیں۔ اس میلہ کے دلچسپ حالات پھر کسی وقت تحریر کئے جاویں گے +

غلہ کی گرانی سے احتمال لوٹ کا ہو۔ ابر چھایا رہتا ہو۔ لیکن پانی برسنے نے ... کی قسم کھائی ہو +

نامہ نگار

لاہور میں کوشش ہو ۱۰ لاکھ کے مشترکہ سرمایہ سے غلہ باہر سے لاویں اور سستے داموں بیچیں فی حصہ ۱۰۰ کا +

جنابہ لیڈی الگن صاحبہ نے اجمیر زنانہ مشن ہسپتال کا معائنہ فرمایا اور اُس کی کارگذاری خاطر خواہ پائی +

سہ پہر کو میو کالج کے طلبہ کو انعام تقسیم فرمائے اس وقت بجز اشاندار جلسہ تھا دیسی روٗسا یورپین شرفا سب تھے +

۹۴۔ انعامات علمی قابلیت کے تھے ایک تمغہ نیک چلنی کے لئے تھا ۲ تمغے پابندی اوقات اور باقاعدہ حاضری کے لئے +

علاوہ ازیں ۲۰ انعامات جسمانی ورزش کے لئے تھے جنمیں طلبائے راجکمار بہت انٹرسٹ لیتے ہیں +

زار روس نے دوران قیام انگلستان میں لارڈ سالسبری صاحب بہادر کو تمغہ سنٹ انڈریوز دینا چاہا +

لارڈ سالسبری نے شکریہ سے نامنظور کیا کہ کوئی برٹش وزیر اعظم مجاز نہیں ہو کہ کوئی فارن تمغہ بااعزاز قبول کرے +

شاہی خاندانوں کو چھوڑ کر آج تک اگر کسی برٹش نائٹ کو یہہ تمغہ ملا ہو تو وہ صرف ایک ڈیوک آف ولنگٹن ہو +

ان کو یہہ تمغہ جو بیش قیمت جواہرات کا جڑاؤ ہوتا ہو زار الگزنڈر اول نے جنگ واٹرلو کے بعد عطا فرمایا تھا +

لنڈن کے اخبارات خوشیاں منا رہے ہیں کہ معاملہ ونزولا کے جھگڑے کا فیصلہ ہوگیا +

۱۱ نومبر کی خبر لنڈن ہو کہ کریٹ میں حالت بےامن و نتظام ابتری و خرابی میں روز افزوں ترقی پر ہو +

بیان کیا جاتا ہو اندرون ملک میں کامل اندھیر چھایا ہو امن و انتظام کی سخت مٹی خراب ہو +

وسطی افریقہ کی برٹش نوآبادی یوگنڈا میں تعمیر ریلوے بسرعت جاری ہو ۲۰ میل تک افتتاح کی گئی +

امریکا میں فصل کپاس کی حالت پر تشویش پیدا ہو گو رپورٹوں سے ابھی قطعی حالت معلوم نہوئی +

ایک فرنچ مسافر مسمی ہنری گلبرٹ بنگال میں ٹریول کرتا تھا کٹک میں پولیس کے ساتھ مقابلہ ہوا +

کہتے ہیں پولیس نے اس پر حملہ کیا اس کو بیعزت کیا۔ مجرم پولس مینوں کو سزا بھی دی گئی ہو +

اندیشہ ہو کہ اس حقیقت واقعہ کو انٹرنیشنل رنگت دیجاوے تفصیلی حالات معلوم نہوئے +

زار روس کی رونق افروزی کی خوشی میں فرانس میں ۲۰۴ قیدی رہا کئے گئے یہہ مشرقی طریق ہو +

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی کل آمدنی ہفتہ مختتمہ ۳۱۔ اکتوبر تک ۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۱۰۱ سو ۵ ہوئے جس میں گذشتہ سال کے اسی ہفتہ کی آمدنی سے ۲۵ ہزار ۱۰ سو ۲۷ روپیہ کی کمی ہو + ۷ ماہ کی کل آمدنی ۳۱۔ اکتوبر تک ایک کروڑ ۹۱ لاکھ ۱۷ ہزار ۷ سو ۴۷ روپیہ ہوئی۔ جس میں ۱۸۹۶ء کی کل کمی ۵۰ لاکھ ۱۲ ہزار ۲۱ روپیہ ہو +

مدراس ۱۳۔ نومبر یہاں کے مشہور سوداگر والجی والجی تجویز کرتے ہیں کہ یورپین اور دیسی متمول لوگ امریکہ۔ روس اور دوسری جگہہ سے غلہ منگوانے کے لئے دس لاکھ کے سرمایہ سے ایک کمپنی قایم کریں اور وہ خود دس ہزار روپیہ اس سرمایہ میں دیں گے +

کلکتہ میں جوتی پر پاؤں پھیر کر چلنے کے جرم میں ایک شخص کو ۳ ماہ قید ہوئی +

بمبئی ۱۴۔ نومبر۔ کل یہاں ۱۰ آدمی وبا سے بیمار ہوئے جن میں ۴ مر گئے +

بنارس میں ۵۰ ہزار بافندے قحط کے باعث ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں +



مضامین مفید المبتدیین

حبشی

ایک جوان تبت کے رہنے والے کی کہانی

قریباً ایک سال گذرا ہے کہ کلم پونگ میں تبتی مشن کے ممبروں نے ایک جوان لامہ یعنی بدھ مت کے مہنت لاسہ کے رہنے والے سے دوستی حاصل کی۔ اور وہ بہت جلدی اُن کا دوست ہو گیا عالم اور دانا آدمی ہونے کے سبب اُس نے اُن کی ضروریات کو پورا کیا عمدہ اُستاد کی مانند۔ اِس کام میں مشغول ہونے کے وقت سے وہ مشن کوٹھی کا ایک عمدہ واقف کار ہو گیا اور اُس کی چال چلن کی خوبی اور حلیمی ایسی تھی کہ سب اُس کو پیار کرتے تھے اور جن کے ہمراہ وہ رہتا تھا قومی امتیاز بھول گئے اور اُس کو بھائیوں کی طرح دیکھتے تھے ایک نے کہا کہ میں نے کبھی کوئی غیر قوم یا مشرک آدمی اپنے اُستاد حبشی جیسا نہیں پایا۔ اُس میں شرافت و عمدگی اور مزاج کی مٹھاس تھی جس بات نے اُس کو ہمارے بہت ہی نزدیکی کر دیا۔ اُسکی عمدہ تعلیم سے مشنریوں نے زبان میں بہت ہی جلد ترقی کی۔ اور وہ مشنری خدا کی تعریف کرتے تھے کہ اُس نے ہمکو ایسا لائق سکھلانے کے لئے دیا +

حبشی صرف چوبیس برس کا تھا۔ اور اُس کے شاگردوں نے دیکھا کہ اگر یکدلی سے یہہ کانورٹ ہو جاوے تو اپنے ملک کے لوگوں میں خدا کے جلال کے لئے ایک بڑی طاقت و عمدہ وسیلہ ہوگا۔ اُن کی دعائیں سرگرم اور اُنکی کوششیں پرجوش تھیں کہ وہ انجیل کے مدعا کو سمجھ لیوے اور یسوع مسیح کو پہچان لے۔ وہ مذہبی آدمی تھا اور بدھ مت کے اُصولوں میں بڑا پکا تھا اور اپنے تمام سچے بزرگوں کی طرح اپنی بڑی لیاقت سے اُن پر رحم کرتا تھا جنکو مسیحی راستہ سنائے تھے رفتہ رفتہ جو کچھ وہ پڑھتا تھا اور سنتا تھا بڑا حظ اُٹھاتا تھا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ مسیحی زندگی اور وسیلے کی راہ کی بابت بڑی لمبی اور سرگرم بحث کرتا تھا قریباً قریباً وہ مسیحی ہونے لگا لیکن حب الوطنی - والدین - دوست اور اپنے شہر کا خیال اُسکے سدراہ ہوا اور اُسنے خیال کیا کہ اگر میں مسیحی ہو کر لاسہ میں واپس گیا تو وہاں حرف میں کیسا ہی ہوگا +

پیشتر ہی تو وہ بڑا نازک تھا اور بہت جلدی تپ دق کے نشانات ظاہر ہوئے اُس کے واسطے بہت سی دعائیں مانگی گئیں اور بہت سے ڈاکٹری علاج جہاں تک کہ ہو سکتے تھے سکاچ مشن ڈاکٹر نے کئے۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ گویا بیماری ٹھہر گئی جب مسٹر پول ہل مسٹر نے کلم پونگ شہر کو ماہ اگست میں چھوڑا اُس نے بہت اُمید حبشی کو پھر دیکھنے کی کی لیکن دو تین ہفتہ کے بعد نشانات ڈراؤنے ہو گئے اور خبریں آئیں کہ حبشی دن بدن گھٹتا جاتا ہے۔ اور وہ بہت ہی بیمار ہو گیا اور سکھلا نہ سکتا تھا۔ بلکہ یہاں تک کہ بستر سے اُٹھنا محال ہو گیا۔ مسٹر اور مسز مکنزی صاحب نے دل و جان سے اور مشن کے دیگر ممبروں نے بھی اس بیماری میں اُس کی بہت حفاظت کی اور ہر وقت سرگرمی سے اُس کے لئے دعائیں مانگی جاتی تھیں کہ اگر یہہ اس طرح مر گیا تو قبل ازیں اس کو خدا کی بادشاہت میں لانا چاہئے + چونکہ وہ دن بدن کمزور ہوتا جاتا تھا اور بات چیت کرنے کے ناقابل ہو گیا اور اس کے دوست زیادہ دعائیں مانگتے تھے کہ ایک لفظ ہی اس کے بولنے کے واسطے خدا دیوے - ایک دن اُس نے درخواست کی کہ مجھکو دوسرے مکان میں لیجایا جاوے - نہ اس خیال سے کہ وہ مشن گھر میں مرنے سے ڈرتا تھا پر اس لئے کہ تبت والوں کا خیال ہے کہ گھر کی تبدیلی مرتے ہوئے آدمی کو زندہ کر سکتی ہے ایسی بگڑی حالت میں لیجانے کے سبب سے ڈاکٹر اُس کے دوستوں نے اِس خیال کے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس بات سے اُس کو بہت متفکر دیکھکر کہ اس کے والدین قرابتی اور رفیق تبت میں خوش ہو جاویں - وہ اُس کو پھولوں کی طرح اٹھا کر لے گئے جب کہ وہ اپنے بستر پر تھا سو جو کہ تمام اسباب تھا کے جوش نے اغلباً اُس کی موت جلدی کر دی جو کہ عرصہ قلیل میں واقع ہوئی +

اس وقت سے لیکر آخر تک ایک دو دوست اس کے ہمراہ ہمیشہ رہتے تھے ایک شام کو اندھیرے میں اُنہوں نے اُس کو قریب المرگ پایا ایک بڑھی عورت دھیمی آواز سے کہتی تھی کہ ایک لامہ بلایا جاوے اس کی آخر رسموں کو ادا کرنے کے لئے لیکن اُس نے انکار کیا اس وجہ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا خداوند یسوع پر ایمان لایا تھا اُس نے جواب دیا کہ میں اِس قدر کمزور ہوں کہ میں نہیں جانتا کہ لایا ہوں یا نہیں لیکن اُس کے بعد ہی ایک نے اُس کو کہا کہ خداوند یسوع ہی مردہ آدمی کی اُمید ہے۔ اُس نے جواب دیا ہاں بالکل سچ و درست ہے جب اُس نے سانس لینے کی کوشش کی مسٹر سٹو نے اُس کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔ یہہ کہتے ہوئے کہ میں بہت تھک گیا ہوں" وہ اپنے دوست کی چھاتی پر لیٹ گیا اور ابھی تک اس کے کانوں میں خداوند یسوع کا نام آ رہا تھا کہ وہ جان بحق ہوا +

آخری دنوں میں اُس نے کہا کہ "میں افسوس کرتا ہوں کہ میں جوان مرتا ہوں کیونکہ میرے دوست کہینگے کہ مشنریوں کو پڑھانے کی یہہ اُس کو سزا ملی" ایک شخص نے پوچھا "حبشی کیا تم اپنے دل میں ایسا خیال کرتے ہو" جواب دیا "ہرگز نہیں" "ہم بھائیوں کی طرح ہیں"۔

ماتمی رسمیں تبت میں مختلف ہیں لیکن لامہ کیلئے جلانا یکا دستور ہے۔ دوسرے دن حبشی کے تبتی دوست اس کی لاش کو لے گئے اور اُس کو بیٹھے ہوئے بدھ کی شکل میں کسی کے کپڑے میں لپیٹا اور اسکو ایک قسم کی کرسی میں رکھکر کلم پونگ سے دور پہاڑی پر لے گئے وہاں لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگایا گیا اور جلانے کے واسطے اسپر تیل ڈالا گیا اور لاش ڈھیر کے اوپر رکھدی لیکن لکڑیاں [illegible] تھیں اور آہستہ سے جلتی تھیں اور وہ شخص جو اس کام میں لگے تھے ناخوش ہوئے انہوں نے طنزاً کہا اگر حبشی کی روح اچھی ہوتی تو اس کی لاش بہت جلدی جلجاتی گویا یہہ ظاہر کیا کہ وہ ایک کافر تھا +

ہم اُس کے دوست ہونے کے سبب حبشی کا بہت افسوس کرتے ہیں ہمیں اُمید تھی کہ وہ خدا کے بیٹے کی گواہی دینے کے لئے بچایا جاتا اور اس کا علم یعنی (یسوع کا) اپنے ملک کے لوگوں کے دلوں میں پہنچاتا ہو جس نے کہ ابھی تک مشنریوں سے دروازے بند کئے ہوئے ہیں ہم اسی پر اکتفا نہ کریں گے کیا یہہ ایک روح کی چھوٹی کہانی جو کہ اب ہماری پہنچ سے باہر ہو گئی ہو کام کرنے پر جوش نہ دیگی + ہم یقین کرتے ہیں کہ حبشی پر نیر تھا کہ ہم ایسی اُمید کرتے ہیں لیکن اُس کا وقت اِس قدر تھوڑا ہو گیا تھا کہ محنتوں کا پھل ظاہر ہوتا تھا - وہ جو اُس کی حفاظت کرتے اور دعائیں مانگتے تھے گو شاید نہ دیکھ سکے پر بعد میں سارا اناج بہشتوں میں بھرا ہوا دیکھ سکے +

شعر و سخن

نوحۂ واعظ

برحال بیکسان مسیحی برادران آرمینیا

ربِ مسیح کی بھیڑوں پہ کیسا ستم ہوا
ان گرگ بھیڑیوں نے ہر آن کو چبا لیا
ہر ایک گھر مسیحی کا مذبح بنا دیا
پیتے ہیں خون کر کے ذبح وائے حسرتا
انسان ان کو کہنا خطائے کبیر ہے
ایک ایک گرگ جھوٹے نبی کی نظیر ہے
بوڑھے ہیں روتے اور جواں تلملا رہے
بچے یتیم شور و فغاں میں اُٹھا رہے
ڈنکا فتح کا گرد میں کیسے بجا رہے
چاروں طرف میں خون کی ندیاں بہا رہے
ان ترک ظالموں نے غضب کیسا ڈھا دیا
خورد و کلان و پیر و جواں کو قتل کیا
بو لو محمدؐ یو شرافت ہو گیا یہی
عربی نبی کی بو بو کرامت ہو گیا یہی
کہتے ہیں رحم جس کو سو رحمت ہو گیا یہی
قرآن کی بتاؤ صداقت ہو گیا یہی
کیا خون بیکسوں کا شراب طہور ہے؟
زن زر زمین حور ہے جنت قصور ہے؟
لیکر اکڑتے پھرتے ہو تم ذلفقار کو
حامی بنائے پھرتے ہو حیدر کرار کو
پیدل کو تم نہ چھوڑو نہ چھوڑو سوار کو
بوڑھے کو نگل جاتے ہو اور شیر خوار کو
اے موذیو خدا کا تمہیں ڈر نہیں رہا
خالی تمہاری تیغ سے اک گھر نہیں رہا
اولاد اسرائیل پہ جیسا ستم کیا
فرعون نے بھی دیکھ لو ویسا ہی پا لیا
بدلہ خدا نے آن میں ظالم کو دے دیا
اور قوم اسرائیل کو اُن سے چھڑا لیا
کیا تم کو یاد آتے نہیں واقعات یہ
عبرت کے واسطے نہیں بس حادثات یہ
گھر تم نے آرمینوں کے سب جلا دیئے
گرجے مسیحیوں کے سبھی تم نے ڈھا دیئے
کلمے مسیحیوں کو مکر سے پڑھا دیئے
بیدین اپنے جیسے بہت سے بنا دیئے
نیرو کی مثل کرتے ہو تم ظلم موذیو
برباد تم بھی ویسے ہی ہو گے تر کیو
قرآن سر پہ رکھتے ہو انجیل پاؤں میں
تلوار لے کے پھرتے ہو ہر وقت داؤں میں
قصبوں میں بھاگے پھرتے ہو اور گاؤں گاؤں میں
کرتے غضب ستم ہو پڑے دھوپ چھاؤں میں
کیسے یتیم جاں کو تمہاری ہیں رو رہے
ماں باپ جن کے زیر زمین اب ہیں سو رہے
لاکھوں کو تم نے زیر زمین ہے سلا دیا
شرم و حیا کا پردہ بھی تم نے اُٹھا دیا
چاروں طرف ہے خون کا دریا بہا دیا
اخلاق احمدی کا ہر نقشہ جما دیا
وا حسرتا اُوجاڑ دیا ملک ارمنی
مردوں کے مارنے سے دکھاتے ہو مردی
سلطاں کے سر میں آج غضب کا غرور ہے
موذی کے سر میں خون بشر کا سرور ہے
مجمع فریر گرد وں کا اُس کے حضور ہے
کمبختی بے نصیبی نے گھیرا ضرور ہے
کرتا ہے ظلم بیٹھکے سلطاں سریر پر
مطلق نہیں رحیم صغیر و کبیر پر
یورپ کے بادشاہ ہیں پڑے تنہ کو دیکھتے
مطلب کو اپنی اپنی میں سب بازی کھیلتے
اک دوسرے کو پیچھے ہیں اپنے دھکیلتے
ترکوں کے ظلم ارمنی ہیں سر پہ جھیلتے
انگلینڈ روس جرمنی کرتے نہیں ہیں خاک
کیا ڈر ہے دیکھتا ہے فلک پر سے ذات پاک
عادل رحیم ہے وہ خداوند دو جہاں
رحمت کرے ضرور وہ برحال بیکساں
ظالم پہ ظلم ڈالے گا اُس ہی کا بیگماں
چھوڑیگا وہ کسی کو نہیں شاہ آسماں
واعظ خموش باش چہ تقریر مے کنی
ایں سخت ماجرا ست چہ تحریر میکنی

پادری - اے - ایچ - یونگ صاحب اڈیٹران چیف منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم والی کے اہتمام سے چھپا